دائیں پیر اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر مسح کرنا مسنون ہے۔

۱۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی پر گزرے' وہ وضو کے دوران موزے بھی دھو رہا تھا۔آپ ﷺ نے ہاتھ سے ہٹا دینے کے انداز میں فرمایا: (انما أمرت بالمسح) ''مجھے تو صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے۔'' (موزے کو دھونے کا نہیں) پھر پیروں کی انگلیوں کے کناروں سے پنڈلی کی جڑ تک انگلیوں سے لکیر کھینچ کر سمجھا دیا۔(سنن ابن ماجة، الطهارة، باب ۸۵،حديث ۵۵۱)

۲۔اس حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو موزوں پر رکھ کر پیروں کی انگلیوں سے اوپر تک کھینچ لیا اور ایک بار مسح فرمایا۔مغیرہ کا بیان ہے کہ یہ منظر مجھے اب بھی بالکل یاد ہے گویا میں ابھی آپ ﷺ کے موزوں پر انگلیوں کے نشان دیکھ رہا ہوں۔(نصب الراية ۱/ ۱۸۰)

۳۔حضرت مغیرہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو فرمایا، دایاں ہاتھ دائیں موزے پر اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھ کر دونوں پر ایک بار مسح کیا۔آپ کہتے ہیں کہ میں اب بھی چشم تصور میں آپ ﷺ کے موزوں کو دیکھ رہا ہوں۔(السنن الكبرىٰ للبيهقي ۱/ ۲۹۲)

اگر چہ ان احادیث میں روایتی حوالے سے کچھ سقم ہے، لیکن مسح کے طریقے پر ان سے استدلال کرنا ممکن ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے (تلخيص الحبير ۱/ ۱۶۰،نصب الراية ۱/ ۱۸۱) (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

حوالہ جات میں پختگی کی اہمیت

ہمیں بحیثیت مسلمان پکے حوالہ جات کا التزام کرنا چاہیے۔ناقص اور مبہم حوالہ جات کے ساتھ یا بلا حوالہ حکایات پر اندھا دھند اعتماد بعض اوقات جھوٹ پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ہمیں اپنی تقریر و تحریر میں ہر وقت پیغمبر اکرم ﷺ کی اس تنبیہ کو مدنظر رکھنا چاہیے: ''كفىٰ بالمرء كذباً أن يحدث بكل ما سمع '' [مقدمه صحيح مسلم]

''انسان کو جھوٹا بنانے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات (بلا تحقیق) بیان کرے۔''

عبدالوہاب خان

قسط :7

صحابہ کرام روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

اتباع نبی ﷺ کا غیر معمولی جذبہ:

حضراتِ صحابہ کرام ان ارشادات الٰہیہ کے مکمل اور اولین تعبیر و مصداق تھے ﴿فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لایجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما﴾ (النساء: ٦٥) ﴿انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی الله ورسوله لیحکم بینهم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک هم المفلحون﴾ (النور: ٥١) اور ﴿وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا﴾ (الحشر: ٧)

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی قدر (فاذا امرتکم بشیء فخذوا منه ما استطعتم واذا نهیتکم عن شیء فدعوه) (مسلم، الحج باب فرض الحج مرة فی العمر ٧٣ حدیث ٤١٢، ابن ماجة باب اتباع سنة رسول الله ﷺ حدیث ٢) جیسے فرمودات بھی ان سے مخفی نہ تھے۔ بلکہ یوں کہیے کہ ان کی ساری زندگی کا قطب اور محور اتباع نبی ﷺ تھا، یہی ان کا متاع زندگی اور گوہر نایاب تھا۔

﴿ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفه وثلثه وطائفة من الذین معک... وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل الله وآخرون یقاتلون فی سبیل الله﴾ (المزمل: ٢٠) جیسے خبر الٰہی کو مہمیز یوں دیتے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی نفلی نمازوں میں بھی چپکے سے آ کر اقتداء کرتے اور خیر میں شرکت کرانے کے لیے ایک دوسرے کو خبر دیتے۔ (بخاری، الاعتصام، باب مایکره من کثرة السوال حدیث ٧٢٩٠) آپ ﷺ سے دین کے مختلف شعبوں کے حوالے سے یہ سوال کرتے کہ کونسا عمل افضل ہے؟

رازدانِ نبوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا (ان الأمانة نزلت فی جذر قلوب الرجال، ونزل القرآن فقرء واالقرآن وعلموا من السنة) ''ایمان وامانت لوگوں کی جڑوں میں اتر کر رچ بس گئی، قرآن کریم اترا، انھوں نے اسے پڑھا اور رسول اکرم ﷺ کا طور طریقہ جان لیا۔'' (بخاری، الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ حدیث ٧٢٧٥)

صدیق اکبر ؓ کے سایہ تلے صحابہ کرام ؓ نے مرتدین اور مانعین زکاۃ سے بلا رورعایت جہاد کیا اور اسلام کے لہراتے پھریرے کو سرنگوں ہونے سے بچالیا۔ کیونکہ ان کے قائد اعظم محمد ﷺ کا ارشاد تھا(**من قال لااله الا الله فقد عصموا منی دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله**)(بخاری،الاعتصام حدیث ۷۲۸٤)

جب رہبر کامل ﷺ نے حجۃ الوداع کا اعلان کیا تو دور دراز علاقوں سے مسلمان امڈ امڈ کر آئے، کچھ مدینہ پہنچے کچھ راستے میں ملے اور کچھ مکہ مکرمہ میں آ ملے۔ حضرت جابر ؓ کی زبانی سنیے: (**فقدم المدینة بشر کثیر کلهم یلتمس ان یاتم برسول الله ﷺ ویعمل مثل عمله**)(مسلم،الحج،باب ۱۹ حجة النبی ﷺ حدیث ۱٤۷)

دو شخص پرانے میراث کا جھگڑا لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے۔ فرمایا(**انکم تختصمون الیّ وانما انا بشر مثلکم ولعل بعضکم الحن بحجته من بعض......**) ''تم لوگ میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، میں تو ایک انسان ہوں تم میں سے بعض دلیل دینے میں دوسرے فریق سے زیادہ چرب زبان ہوسکتا ہے، میں تمہارے بیانات کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کا حق کاٹ کر دے دوں وہ ہرگز اسے نہ لے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں، جسے وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں آگ کی کریلنی ڈال کے لائے گا۔ یہ سننے کی دیر تھی کہ دونوں آدمی روتے ہوئے کہنے لگے: یارسول اللہ! میرا حق میرے اس بھائی کے لیے ہے۔''(مسند احمد،سنن ابی داؤد عن ام سلمةؓ)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی اقتدا میں سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، پھر نبی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا''میں اسے کبھی نہ پہنوں گا'' تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔''(البخاری ،الاعتصام باب ٤ ،مغازی باب ۷٤ ،مسلم:لباس ،باب ۵۲)

حضرت ابوسعید خدری ؓ راوی ہیں:(**بینما رسول الله ﷺ یصلی بأصحابه......**) کہ ایک مرتبہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نماز پڑھا رہے تھے، یکایک جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیے، جب صحابہ ؓ نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا''تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دیے؟'' جواباً عرض کیا''ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی جوتے اتار دیے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جبریل نے آکر مجھے خبردار کیا کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔''(ابو داؤد: کتاب الصلاۃ،باب الصلاۃ فی النعل ۸۹ حدیث ٦٤۸)

مرشدِ انسانیت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ کھجور کا پیوند کرتے ہیں۔ فرمایا''تم کیا کررہے ہو؟'' انہوں نے کہا کہ ہم پہلے سے ایسا کرتے چلے آرہے ہیں۔ فرمایا(**لعلکم لولم تفعلوا کان خیرا**)''اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر رہے گا۔'' انہوں نے پیوندکاری کا عمل چھوڑ دیا تو امسال کھجور خراب ہوگئے یا پیداوار میں کمی آئی۔ انہوں نے یہ صورت حال بتلادی تو فرمایا(**انما**